۱۶۹۹

سرشناسه :	قزوینی، سیدمحمدکاظم، ۱۳۰۸ - ۱۳۷۳ Qazwini, Seyyed Mohammad Kazim
عنوان قراردادی :	زینب‌الکبری علیها السلام من المهد إلی اللحد. اردو
عنوان و نام پدیدآور :	زینب کبری ولادت سی رحمت تک / مؤلف سیدمحمدکاظم قزوینی؛ ترجمه سیدمبین سیدرضوی
مشخصات نشر :	قم، مرکزبین‌المللی ترجمه و نشرالمصطفی صلی الله علیه و آله، ۱۳۹۹
مرجع تولید :	مجتمع آموزش عالی فقه
مشخصات ظاهری :	۳۴۴ ص
شابک :	۹۷۸-۶۰۰-۴۲۹-۷۸۵-۱
وضعیت فهرست‌نویسی :	فیپا
یادداشت :	اردو
موضوع :	زینب علیها السلام بنت علی علیه السلام، ۶ - ۶۲ق. -- سرگذشتنامه
موضوع :	Zeynab, Bent Ali -- Biography
موضوع :	واقعه کربلا، ۶۱ق
موضوع :	Karbala, Battle of, Karbala, Iraq, ۶۸۰
شناسه افزوده :	رضوی، سیدمبین حیدر، ۱۳۵۰، مترجم
شناسه افزوده :	جامعة المصطفی صلی الله علیه و آله العالمیة. مرکزبین‌المللی ترجمه و نشرالمصطفی صلی الله علیه و آله
شناسه افزوده :	Almustafa International UniversityAlmustafa International Translation and Publication center
رده‌بندی کنگره :	BP۵۲/۲
رده‌بندی دیویی :	۲۹۷/۹۷۴
شماره کتابشناسی ملی :	۷۵۲۰۱۳۴
وضعیت رکورد :	فیپا

BP۱۳۳۱

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

زینب کبری علیہا السلام ولادت سے رحلت تک

مؤلف: علامہ سید محمد کاظم قزوینی رحمہ اللہ

مترجم: سید مبین حیدر رضوی

طباعت اول: ۱۳۹۹ ش / ۱۴۴۲ ق

ناشر: المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

● چھاپ: المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر ● قیمت: ۵۵۰۰۰۰ ریال ● تعداد: ۵۰۰

ملنے کا پتہ

➢ ایران، قم، خیابان معلم غربی (حجتیہ)، نبش کوچہ ۱۸؛

تلفن: ۳۷۸۳۶۱۳۴ ۲۵ ۹۸+

دورنگار: داخلی ۱۰۵ - ۳۷۸۳۹۳۰۹ ۲۵ ۹۸+

➢ ایران، قم، بلوار محمد امین، سہ راہ سالاریہ۔

تلفن: ۳۲۱۳۳۱۰۶ ۲۵ ۹۸+

ہم ان افراد کے قدرداں اور شکرگذار ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کی تألیف میں مدد فرمائی ہے

● **مدیر انتشارات:** مصطفی نوبخت

● **ناظر گرافیک:** مسعود مهدوی

● **مدیر تولید:** جعفر قاسمی ابهری

● **ناظر فنی:** سید محمدرضا جعفری

زینب کبریٰ علیہا السلام ولادت سے رحلت تک

مؤلف:

علامہ سید محمد کاظم قزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:

سید مبین حیدر رضوی

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بین
الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

سخن ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اورارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں ۔ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے ۔اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روزآمد، منظّم ، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے۔نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی ﷺ کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اورارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلندافکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدیدعلمی متون تولید کرنے، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اورطلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے ۔یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے ۔

تعلیمی مراکزا یک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد کرسکتے ہیں ۔درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

جامعۃ المصطفیٰ ﷺ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیرایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے جس کے لیے اپنی کوشش کا عنوان مناسب درسی نصاب تالیف کرنا قراردیا ہے اور دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

کتاب حاضر المصطفیٰ اوپن یونیورسٹی کے شعبہ قرآنیات کی زحمات کا ثمر ہے یہاں ہم اس شعبہ کے سربراہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین پروفیسر ڈاکٹر محمد علی رضائی اصفہانی اور انکے محترم ساتھیوں بالخصوص جناب حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر غلام جابر محمدی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ یہ کتاب شائقین کے بھرپور استفادے کا باعث بنے۔

المصطفیٰ ﷺ بین
الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

کچھ اپنی باتیں

لائق ستائش ہے وہ ذات جس نے بشریت کی ہدایت کے لئے معصوم ہادیوں کا سلسلہ رکھا، درود و سلام ہو رسولﷺ اور آل رسولﷺ پر۔

حق و باطل کی جنگ اور نور و ظلمت کی آنکھ مچولی ابتدائے خلقت کائنات سے ہے اور یہ افکار ہمیشہ برسر پیکار رہے گا صرف محاذ اور میدان بدلے ہیں مگر مقصد ایک تھا۔یعنی ہر فکر دوسری فکر پر غالب آنا چاہتی تھی، یہ ایک فطری عمل ہے کہ جنگ، اسلحہ، محاذ جیسے الفاظ سنتے ہی ذہن انسانی میں تصور «مرد» کا آتا ہے اور عورت کو ان سب چیزوں سے دور جانا جاتا ہے لیکن! یہ بھی مسلم ہے کہ جہاں ہر محاذ و میدان میں کوہ عزم اور صاحبان ایمان نے اسلامی فکری اور عقیدتی سرحد کی حفاظت کی ہے وہیں صنف نازک نے اپنے آپ کو دور نہیں رکھا۔ کبھی ان جیالوں کو پاک گودیوں میں پال کر تو کبھی میادین جنگ میں مردوں کی شانہ بشانہ رہ کر اسلام کی حفاظت کی۔ جیسا کہ کربلا حق و باطل کے ٹکراؤ کا بہترین نمونہ ہے۔ جس میں کائنات کی برترین اور شریف ترین ذات اور امام وقت (امام حسینؑ) کا خون بہا...اور کشتی اسلام ساحل حیات سے جا لگی۔

مگر تاریخ نے یہ بھی لکھا ہے کہ مکہ سے کربلا تک، مردوں کے ساتھ کچھ عصمت مآب بیبیاں تھیں جو ہر قدم پر ساتھ ساتھ تھیں، اور ان میں نمایاں نام حضرت زینب کبریٰؑ کا ہے۔

سرکار سید الشہداء سمیت تمام حسینی جیالوں نے کربلا میں منزل لے لی تھی، مگر ابھی سفر جاری تھا، جس کی عصمتی رہبری امام سجادؑ کے ہاتھوں میں تھی اور جو امام سجادؑ کی کفالت کر رہی تھیں وہ زینب

کبریٰؑ تھیں۔ نجاست و خباثت کے نچوڑ یزید نے سوچا تھا کہ مردوں کو قتل کرکے مقصد حسینؑ مٹا دیں گے، مگر ...اس کی بھول تھی۔ نقشہ بالکل پلٹ گیا اور اس کی رسوائی طشت از بام ہو گئی۔

قارئین محترم! یہ کتاب«زینب الکبری سلام اللہ علیہا من المہد الی اللحد» جو آپ کے ہاتھوں میں ہے علامۃ الدہر نابغہ روزگار سید کاظم قزوینی کی عالمانہ عرق ریزیوں کا نتیجہ ہے۔ آپ نے شہزادی زینب کبریٰؑ کی حیات پر سیر حاصل بحث کی ہے اور مختلف پہلوؤں سے آپ کی حیات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کی افادیت کا علم تو اس کے مطالعہ کے بعد ہی ہوگا۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

خاکپائے اولاد زہراؑ

سید مبین حیدر رضوی

فہرست

ابتدائیہ ____ ۱۱

مقدمہ ____ ۱۹

۱. تاریخ ولادت حضرت زینب علیہا السلام ____ ۲۳

ولادت حضرت زینب علیہا السلام ____ ۲۴

حضرت زینب علیہا السلام کا اسم مبارک اور کنیت ____ ۲۵

۲. حضرت زینب علیہا السلام اپنے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے زمانے میں ____ ۲۹

حضرت زینب علیہا السلام اپنی ماں کے ساتھ ____ ۳۳

حضرت زینب کبری علیہا السلام اپنے بابا کے ہمراہ ____ ۳۵

زینب کبری علیہا السلام عہد امامت حسن مجتبیٰ علیہ السلام میں ____ ۴۵

زینب کبری علیہا السلام اور آپ علیہا السلام کے بھائی امام حسین علیہ السلام کے درمیان الفت و محبت ____ ۴۹

۳. حضرت زینب علیہا السلام کا عقد ____ ۵۱

عبداللہ بن جعفر ____ ۵۴

ابن سعد کتاب الطبقات میں لکھتے ہیں ____ ۵۵

۴. فرزندان حضرت زینب علیہا السلام ____ ۶۱

۵. حضرت زینب علیہا السلام کی زندگی پر ایک سرسری نظر ____ ۷۷

۶. حضرت زینب علیہا السلام اور واقعہ کربلا ـــــــ ۸۱

کوفہ میں ابن زیاد کی آمد ـــــــ ۸۲

روز ترویہ کا واقعہ ـــــــ ۸۳

امام حسین علیہ السلام کا اپنے اہل خانہ کو ساتھ لانا ـــــــ ۸۸

امام حسین علیہ السلام راہ کوفہ میں ـــــــ ۹۱

۷. سرزمین کربلا پر امام حسین علیہ السلام کا ورود ـــــــ ۹۳

۸. شب عاشور ـــــــ ۱۰۱

۹. روز عاشورا ـــــــ ۱۱۱

شہادت حضرت علی اکبر علیہ السلام ـــــــ ۱۱۱

شہادت فرزندان حضرت زینب علیہا السلام ـــــــ ۱۱۲

شہادت حضرت ابا الفضل العباس علیہ السلام ـــــــ ۱۱۵

۱۰. امام حسین علیہ السلام کا اپنے بیمار بیٹے سے رخصت ہونا ـــــــ ۱۲۱

حضرت امام حسین علیہ السلام کا حضرت زینب علیہا السلام کو رخصت کرنا ـــــــ ۱۲۴

ذوالجناح کا خیموں کی جانب پلٹنا ـــــــ ۱۳۳

حضرت زینب علیہا السلام کا میدان میں جانا ـــــــ ۱۳۳

۱۱. اہل حرم کو لوٹنے کے لئے دشمنوں کا خیموں پر یلغار ـــــــ ۱۳۷

فاطمہ بنت الحسین کہتی ہیں ـــــــ ۱۳۸

خیام حسینی میں آگ لگنا ـــــــ ۱۴۰

جو اس ماجرے کا عینی شاہد تھا وہ نقل کرتا ہے ـــــــ ۱۴۰

حضرت زینب علیہا السلام خواتین اور بچوں کو جمع کر رہی ہیں ـــــــ ۱۴۱

شام غریباں ـــــــ ۱۴۲

کربلا سے اہل حرم کا کوچ کرنا ـــــــ ۱۴۴

حضرت زینب علیہا السلام کا سید الشہداء پر نوحہ پڑھنا ـــــــ ۱۴۵

۱۲. شہر کوفہ ـــــــ ۱۴۹

قافلہ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کا کوفہ میں پہونچنا ـــــــ ۱۵۱

۱۳. کوفہ میں حضرت زینب علیہا السلام کا خطبہ ۱۵۵

کوفہ میں جناب زینب علیہا السلام کے خطبہ کا متن ۱۵۶

کوفہ میں زینب کبری علیہا السلام کے خطبہ کی شرح ۱۵۹

اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے راوی کہتا ہے ۱۶۰

۱۴. دار الامارہ ۱۹۵

۱۵. خاندان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو شام بھیجنا ۲۰۳

حضرت زینب کبری علیہا السلام راہ کوفہ و شام میں ۲۰۳

امام سید سجاد علیہ السلام سے منقول ہے ۲۰۴

حضرت زینب کبری علیہا السلام شام میں ۲۰۷

دربار یزید میں داخل ہونا ۲۱۰

دربار یزید میں کیا گذری ۲۱۱

سرکش یزید کے دربار میں امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک ۲۱۲

۱۶. دربار یزید میں جناب زینب علیہا السلام نے خطبہ کیوں دیا؟ ۲۱۵

دربار یزید میں خطبہ جناب زینب علیہا السلام ۲۱۶

دربار یزید میں خطبہ جناب زینب علیہا السلام کی شرح ۲۲۴

۱۷. خاندان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ شام کے خرابہ میں ۲۷۵

امام زین العابدین علیہ السلام اور یزید ۲۸۱

۱۸. روز اربعین ۲۸۵

۱۹. جو کچھ چیزیں جو حضرت زینب کبری علیہا السلام سے روایت ہوئی ہیں ۲۹۳

۱۔ خطبہ حضرت فاطمہ علیہا السلام زہرا ۲۹۴

۲۔ حدیث ام ایمن ۳۱۲

۳۔ متفرقات ۳۲۳

۲۰. حضرت زینب کبری علیہا السلام کی تاریخ وفات ۳۲۷

مآخذ ۳۴۳

ابتدائیہ

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی افضل الخلق اجمعین سیدنا محمد و آلہ الطیبین الطاہرین و لعنۃ علی اعدائہم لعنۃ دائمۃ الی یوم الدین

زینب کبریٰؑ خاندان رسالت کی دوسری عظیم خاتون ہیں آپؑ کی بابرکت زندگی فضائل اور کرامات سے بھرپور ہے۔ اسباب بزرگی و جلالت، قداست اور روحانیت آپؑ میں موجزن تھی اور قدرت، قابلیت اور ترقی کے اسباب آپؑ میں پائی جاتیں تھیں۔

اسی لئے آپؑ کی نورانی زندگی کا ہر صفحہ لائق تحقیق و جستجو ہے، ایک رخ سے ان کی حیات کا مطالعہ، اللہ کے عظیم اولیاء میں سے ایک ولی کی حیثیت سے سبب عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے دوسری جانب سے،اس عظیم خاتون کی حیات طیبہ میں تحقیق و تدبر ہمارے لئے مفید درس عبرت ہے جو کہ انسانی حیات کے بہت سارے پہلوؤں کے لئے معاون و مددگار ہے۔

شہزادی کی حیات نامہ کو تحریر کرنا، دنیا کے خواتین کے لئے ایک نمونہ عمل ہوگا، بلکہ ہر عورت کے لئے جو ایک کامیاب زندگی چاہتی ہے اور اس جنت میں پہونچنا چاہتی ہے جو زمین و آسمان کی وسعت کے برابر ہے۔

کتنا اچھا ہوگا کہ اس عظیم خاتون کی زندگی کو ایسے صاحب قلم کی کتاب میں پڑھیں جو آسمان تحریر کا درخشاں ستارہ اور خطابت کا در نایاب ہے، وہ مرد شجاع جس کا قلم و زبان راہ خدا میں کھلا جہاد رہا ہے، اور وہ عظیم شخصیت علامۂ دہر، خطیب یکتا سید محمد کاظم قزوینی ہیں۔علامہ قزوینی ایک حسینی نمایاں

خطیب اور اجتماعی قادر الکلام مقرر تھے، جس کے سبب وہ حضرت زینب کبری کی زندگی کے مطالعہ کے بعد مفید نتائج تک دسترسی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

شاید جب پہلی بار علامہ مرحوم کے ذہن میں حضرت زینب علیہا السلام کے سلسلہ میں کتاب تحریر کرنے کا خیال آیا تھا، اس وقت ۱۳۹۶ ہجری کا کوئی ایک دن تھا جن دنوں سیدہ کونین حضرت صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی حیات پر کتاب تألیف فرما رہے تھے، لیکن کچھ رکاوٹوں کے سبب یہ کام جلدی انجام نہ پاسکا۔ یہاں تک کہ ۱۴۰۹ ہجری میں ارادہ کیا کہ حضرت زینب کبری علیہا السلام کی حیات پر ایک کتاب تحریر کریں۔

علامہ قزوینی نے پوری کوشش کی کہ شہزادی کی حیات سے متعلق تمام تاریخی مطالب کو جمع کریں جو واقعہ کربلا سے پہلے مربوط ہیں اور اس کا تجزیہ کریں، اس لئے کہ یہ عظیم شہزادی تقریبا ۵۶ سال کربلا سے پہلے با حیات تھیں اور یہ تاریخی زمانہ آپ علیہا السلام کی حیات میں بہت سارے واقعات اور حادثات سے بھرپور ہے اور ان تمام ایام میں آپ نے اہم کردار ادا کئے ہیں آپ بہت ہی عظیم شخصیت کی مالکہ تھیں میدان مشکلات کی شہزادی، بہادر مقرر، خواتین اہل بیت کی قافلہ سالار بلکہ تمام مؤمنات کی پیشوا تھیں۔

لیکن ...

ہم اس عظیم خاتون کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

جب وہ ایک بچی تھیں اور اپنی ماں فاطمہ زہرا علیہا السلام کو کھو دیا تھا؟

جب آپ علیہا السلام ایک نوجوان بیٹی تھیں اور اپنے باپ کے گھر میں رہ رہی تھیں؟

جن دنوں اپنے والد محترم اوردونوں بھائیوں کی مددگار تھیں؟

آپ علیہا السلام کا عقد نکاح کس طرح پڑھا گیا؟

اپنے فرزندوں کی تربیت کس طرح کی؟

گھریلو امور کو سنبھالنے کے کامیابی کا راز؟

خواتین کی تحریک کی رہبری میں سرگرمی کی کیفیت اور خواتین کی ہدایت میں اصلاحی عمل؟

کوفہ کی خواتین کے لئے چار سال تک درس اور تقریر؟

حجاب، ثقافت، عفت، تعلیم، دین و تمدن اور آخر میں گھر اور معاشرہ کو ایک ساتھ آپ نے کس طرح جمع کیا؟

آپ علیہا السلام کے اخلاقی مختلف پہلو جیسے عبادت، پارسائی، سخاوت، دوسروں کے لئے خیر خواہی وغیرہ؟

بغیر کسی سے پڑھے ہوئے براہ راست، علم کا حصول کیسے ہوا؟

وہ خصوصیات جو صرف آپ سے مخصوص تھیں جس نے خواتین اہل بیت کا سردار، بلکہ تاریخ بشریت کی خواتین کا سردار بنایا ہے؟

وہ روحانی نادر صفات جس نے آپ کو آسمان افتخار و ابدیت کا چمکتا ستارہ بنایا اور آپ علیہا السلام کا نام نامی آپ علیہا السلام کے بھائی امام حسین علیہ السلام کے دین کے بہترین مددگاروں اور ظالمین کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے والوں کے عنوان سے چمکے؟

آپ علیہا السلام کی وہ درخشاں تصویر جو ایک انقلابی زن مؤمنہ کے نام سے پہچانی جاتی ہے؟

وغیرہ وغیرہ ...

جی ہاں!

علامہ قزوینی نے انتھک کوشش کی تاکہ اس عظیم شہزادی کی حیات سے متعلق تاریخی مطالب جمع کریں لیکن افسوس کہ آپ ایک لاعلاج بیماری سے دوچار ہوئے جو آپ میں بہت تیز سرایت کرنے لگی۔اور اس کتاب کی سرعت تحریر آہستہ کردی بلکہ بہت آہستہ کردی یہاں تک کہ اس کتاب کی چند فصلوں کی تألیف کئے بغیر دعوت حق پر لبیک کہا۔

آپ نے اس کتاب کے چند صفحات کو «کویت» کے ابن سینا نامی ہاسپیٹل کے بستر بیماری پر تحریر فرمایا ہے جن دنوں آپ کچھ طبّی چیک اپ کے لئے وہاں ایڈمیٹ تھے۔

آپ دو دلیلوں کے تحت بہت مشتاق تھے کہ اس کتاب کو مکمل کردیں:

۱۔جو آپ نے خواب دیکھا تھا۔

۲۔جو بیماری آپ کو لاحق تھی اس کے سبب وفات کے خطرے منڈلا رہے تھے۔

جو خواب آپ نے دیکھا تھا وہ یہ تھا کہ اس کتاب کی تألیف کے دوران جب آپ نے یہ فصل «حضرت زینب علیہا السلام کی بیٹی کا یزید کے لئے مروان کا رشتہ مانگنا» تحریر کررہے تھے تو عظیم فقیہ جناب حسین قمی متوفی ۱۳۶۷ہجری، کو خواب میں دیکھا کہ وہ آپ کی طرف آئے اور بہت ہی گرم جوشی سے گلے لگایا اور کہا «قَبَّلَ اللہُ یَدَکَ» یعنی اللہ آپ کے ہاتھ کو چومے یا «اِنَّ اللہَ یُقَبِّلُ یَدَکَ» یعنی خدا تمہارے ہاتھ کو چومتا ہے۔

سید بزرگوار خواب سے بیدار ہوتے ہیں چونکہ یہ خواب بہت اہم تھا آپ اس کی بہت فکر میں

لگ گئے۔ چنانچہ آپ خود تعبیر خواب سے آگاہ تھے لیکن ایک ماہر تعبیر خواب سے مراجعہ کیا انہوں نے فرمایا: کیا آپ نے امام حسین علیہ السلام کے قریبی افراد جیسے زوجہ یا ان کی بہن کے لئے کچھ کام کیا ہے۔ سید قزوینی نے فرمایا: ہاں! میں زینب کبریٰ علیہا السلام کی حیات طیبہ پر ایک کتاب لکھنے میں مشغول ہوں، انہوں نے فرمایا: آپ نے امام حسین علیہ السلام کی رضا کے لئے کام انجام دیا ہے اور (خداتمہارے ہاتھ کو چومتا ہے) معنی یہ ہیں کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ قبول ہوگیا ہے۔

جس وقت والد محترم اس کتاب کو تالیف کررہے تھے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو گھر لے جاؤں اور نہایت ہی دقت نظر کے ساتھ اسے دیکھوں اور اگر مطالعہ کے دوران کوئی تجویز اور مشورہ ہو تو میں اسے بیان کروں۔

آپ کی وفات کے بعد میں نے سوچا کہ اس کتاب میں جو کچھ آخر عمر میں والد محترم نے اصلاحات انجام دیں تھیں اسے مکمل کروں۔

اس کام کی بھی دو وجہ تھی جس کے سبب میں نے خود پر واجب جانا:

۱۔ حضرت زینب علیہا السلام کبریٰ کی بارگاہ عالیہ میں ایک خدمت کرسکوں۔

۲۔ اپنے باپ کی روح کو شاد کرسکوں۔

یہاں پر لازم ہے کہ اپنے قاریوں کے لئے چند نکات بیان کروں:

۱۔ میں نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب کے مطالب میں اگر کچھ متن کا اضافہ کیا ہے تو اسے حاشیہ کے طور پر لے آؤں اور اسے حاشیہ پر «محقق» کے عنوان سے بیان کیا ہے ممکن ہے کہ یہ کام محترم قارئین کے لئے والد مرحوم کی روش تحریر سے مانوس کرے۔

۲۔ میں نے اس کتاب کی تحقیق میں شروع سے آخر تک کتاب کا دقیق مطالعہ کیا اور صحیح روایات کو تحریر کیا اور ان کے حوالے جات کو ذکر کیا اور بعض سخت الفاظ کے معانی کو لغت سے تلاش کرکے ذکر کیا ہے۔

۳۔ چونکہ بعض حوالہ جات کے متعدد طباعت تھیں اور یہ مسئلہ کتاب کے جلد اور صفحات میں اختلاف کا باعث ہوتا، لہٰذا کتاب کے آخر میں منابع، مؤلف، سال طباعت، محل طباعت کو ذکر کیا ہے تاکہ محترم قاریوں کے لئے سہولت فراہم ہوسکے۔

مؤلف کا حیات نامہ:

آپ سید محمد کاظم قزوینی ابن مجتہد فقیہ آیت اللہ سید محمد ابراہیم ابن مرجع زمان آیت اللہ سید محمد ہاشم موسوی قزوینی ہیں۔

آپ نے ۱۳۴۸ہجری میں شہر مقدس کربلا میں دانشمندوں، فقہا، خطباء، شعرا، مفکرین، ادیبوں اور اہل قلم سے بھرے ہوئے گھرانے میں آنکھ کھولی۔آپ کا خاندان، شریف خاندان شمار ہوتا تھا جو تقریبا ۲۵۰ سال سے کربلا کے علاقہ میں سکونت پذیر تھا۔

مرضی الٰہی کچھ یوں ہوئی کہ آپ اپنے والدین کی تنہا اولاد تھے اس لئے کہ آپ سے پہلے ۱۳ بھائی بہن بچپن ہی میں انتقال کرگئے تھے پھر حالات کے طوفان نے ایک ناگوار حادثہ جنم دیا اور اس نے آپ کا رخ کیا۔جب آپ دس سال کے تھے تو ماں کے سایہ سے محروم ہوگئے اور آپ بن ماں کے ہوگئے اور آپ بھی ۱۲ سال کے بھی نہ ہوئے تھے کہ باپ کے سایۂ شفقت سے محروم ہوگئے زندگی آپ کے لئے سخت ہوگئی، لیکن دو اہم عنصر اعتماد بہ نفس اور توکل بر خدا آپ میں بہت زیادہ تھا، جس کے سبب آپ نے ان تمام مشکلات کا سامنا کیا۔

آپ نے اپنی دینی تعلیم کربلائے معلّٰی کے حوزہ علمیہ میں مکمل کی یہاں تک کہ دانش و ثقافت کے اعلی درجہ پر فائز ہوئے اور منبر و خطابت میں اس طرح مہارت حاصل کی کہ اپنے زمانے کے مشہور خطباء میں شمار ہونے لگے۔

آپ رمضان المبارک میں مسلسل تقریر فرماتے تھے آپ کی مجلسوں کی خصوصیت یہ تھی کہ آپ کی مجالس صرف تاریخی مطالب پر مشتمل نہیں ہوتی بلکہ تربیتی اور اصلاحی مباحث بھی شامل ہوتے تھے آپ کی ان مجالس کی دیگر خصوصیات یہ تھی کہ آپ کی مجلسوں میں شریک افراد زیادہ تر جوان اور بیدار مغز اور پڑھے لکھے لوگ ہوتے تھے۔

علامہ قزوینی نے کافی تعداد میں کئی نسلوں کے لئے مذہبی مقررین اور حسینی خطباء کی تربیت کی جو آج دنیا کے مشہور مقرر اور عالمی خطبائے تشیع شمار ہوتے ہیں۔

آپ نے ۱۳۸۰ہجری میں ایک «رابطۃ النشر الاسلامی» نامی ادارہ قائم کیا جس کا مقصد، دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے وہ مفت دینی کتابیں فراہم کرنا تھیں، جس میں مذہب اہل بیت کا ذکر ہو۔

اس ادارہ کی سرگرمی سب سے پہلے مراکش سے شروع ہوئی اور دھیرے دھیرے الجزائر، لیبیا، تیونس اور بعض افریقی ممالک جیسے سنگال، نائجیریہ تک نفوذ کرگئی۔